دل کی بات　　　　مدیر

’’وطن آ گیا ہے لٹیروں کی زد میں‘‘

عام انتخابات کے انعقاد میں چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت بلوچستان، خیبر پختونخوا اور سندھ تینوں صوبے بم دھماکوں اور فائرنگ سے گونج رہے ہیں۔ اے این پی، ایم کیو ایم اور اب پیپلز پارٹی کے انتخابی جلسے اور دفاتر ان دھماکوں کی زد میں ہیں۔ درجنوں افراد جاں بحق ہو چکے اور سیکڑوں زخمی لیکن دھماکے ہنوز جاری اور روز کا معمول بن گئے ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق تحریکِ طالبان پاکستان نے ملک کی سیکولر پارٹیوں پر واضح کر دیا ہے کہ وہ اُن کے نشانے اور ہدف پر ہیں۔ بہ ظاہر یہ صورتِ حال انتہائی تشویش ناک ہے۔ یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ کیا واقعی طالبان ان کارروائیوں میں ملوث ہیں؟ اگر ہیں تو پھر چند ماہ پہلے اُن کی طرف سے مذاکرات کی پیش کش کو ملکی سلامتی و مفاد میں قبول کیوں نہ کیا گیا؟ اگر ان کی پیش کش کو قبول کر لیا جاتا تو موجودہ سنگین صورتِ حال پیدا نہ ہوتی۔

ملک کی تینوں بڑی سیکولر سیاسی جماعتیں انتخابی اکھاڑے میں اپنی اپنی قوت کا اظہار کر رہی ہیں لیکن افسوس ناک صورتِ حال یہ ہے کہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اور پی ٹی آئی ریاست کو اسلام سے آزادی دلانے اور پاکستان کو ایک سیکولر سٹیٹ بنانے کے امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، اُن کے انتخابی منشور سے ’’اسلام‘‘ غائب ہو چکا ہے اور نیا پاکستان بنانے کا غوغا بلند ہو رہا ہے۔

اُدھر چیف الیکشن کمشنر فخر الدین نے وِیا کھیان دیا کہ:

’’انتخابات میں مذہب کے نام پر ووٹ مانگنا قابلِ سزا جرم ہے۔‘‘

یہی امریکی، یہودی و نصرانی ایجنڈا ہے جس کی تکمیل کے لیے اُن کے دیسی گماشتے قادیانی، پاکستان کے اعلیٰ اداروں، بیوروکریسی اور سیاسی پارٹیوں میں سرگرمِ عمل ہیں۔ مسلم لیگ ’’ن‘‘ میں بریگیڈیئر (ر) نیاز احمد، پیپلز پارٹی میں پرویز مشرف دور کی منحوس یادگار چودھری طارق عزیز اور تحریکِ انصاف میں شفقت محمود قادیانی مشن پر عالمی طاغوت اور استعمار کے مفادات کے تحفظ کے لیے لابنگ کر رہے ہیں۔ نواز شریف نے قادیانیوں کو بھائی کہا، پیپلز پارٹی بھٹو کے قادیانیوں کے بارے خیالات اور اسمبلی کے متفقہ فیصلے کو بتانے میں شرم محسوس کرتی ہے اور اسے بھٹو کی غلطی تصور کرتی ہے۔ تحریکِ انصاف کے عمران خان، قادیانی سربراہ مرزا مسرور سے ووٹوں کی بھیک مانگتے ہیں اور قادیانیوں کے بارے میں آئینی فیصلے پر اظہارِ خیال سے گریز کرتے ہیں۔

بھلا ہو آرمی چیف جنرل اشفاق کیانی کا جنہوں نے اسلام اور پاکستان کے بارے میں واضح مؤقف کا اظہار کیا ہے۔ کاکول اکیڈمی میں پاسنگ آؤٹ پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:

''پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور اسلام کو کبھی پاکستان سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام ہی پاکستان کو متحد رکھنے والی قوت ہے۔ پاک فوج ملک کو حقیقی اسلامی جمہوری بنانے کے خواب کی تکمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتی رہے گی۔''

پاکستان کے سیکولر سیاست دان جس سمت میں سفر کر رہے ہیں وہ کامیابی کا نہیں ہلاکت و بربادی کا سفر ہے۔ قوم خبردار رہے ملک کی نظریاتی اساس ختم کرنے، آئین میں موجود اسلامی دفعات کو حذف کرنے اور ریاست کی اسلامی شناخت اور حیثیت کو ختم کر کے اسے لادین بیساکھیوں پر کھڑا کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔

دین و دانش کے حریفوں کی یہی خواہش ہے
روحِ انساں نہ رہے، جراءتِ ایماں نہ رہے

65 سال سے قوم اور وطن کو لوٹنے والے نام نہاد ہمدرد نہ صرف خود جاگ اُٹھے ہیں بلکہ اُن کے پیٹوں میں قومی ہمدردی کا درد بھی جاگ اُٹھا ہے۔ رہزنوں نے رہنمائی کے چادریں اوڑھ لی ہیں۔ جمہوری نظام کا تماشا بھی عجیب ہے، ہر پانچ، دس سال بعد قوم اپنے ڈاکوؤں، چوروں، لٹیروں، رہزنوں اور قاتلوں کو خود منتخب کرتی ہے۔

الیکشن کمیشن نے جن کو نااہل قرار دیا وہ پھر اہل ہو گئے۔ عدالتی بارہ دری میں قومی مجرم ایک دروازے سے ''مجرم'' بن کر نکلتے ہیں تو دوسرے دروازے میں ''محرم'' بن کے داخل ہو جاتے ہیں۔ جعلی تعلیمی اسناد کے حامل، اربوں، کھربوں کی بددیانتی کے مرتکب، اجرتی قاتلوں اور لٹیروں کے سرپرست، رسہ گیر، ظالم، فُسّاق و فُجّار کلین چٹ لے کر پھر قوم کی رہنمائی کے لیے انتخابی میدان میں آدھمکے ہیں...... ''وطن آ گیا ہے لٹیروں کی زد میں''

موجودہ انتخاب قوم کے لیے سخت امتحان ہے۔ ویسے تو اس نظام کے ذریعے بہتری کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی لیکن ہماری خواہش کہ اسے چلنے دیا جائے اور سرمایہ دارانہ نظام کو بھی کمیونزم کی طرح اپنے منطقی انجام تک پہنچنے میں ہمیں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ جمہوریت کے بت کی پوجا اب زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکے گی اس لیے کہ یہ بت گر رہا ہے، ٹوٹ رہا ہے اور اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔

پرویز مشرف کو تقدیر وطن لے آئی ہے اس کو جوتے پڑ رہے ہیں، بے نظیر قتل کیس میں گرفتاری عمل میں آ چکی ہے۔ ججز قید کیس چل رہا ہے، اکبر بگٹی قتل اور لال مسجد آپریشن کے مقدمات بھی چلنے ہیں۔ ابھی بہت حساب باقی ہے جو اُسے بہرحال دینا ہے۔

اِک ذرا صبر کہ فریاد کے دن تھوڑے ہیں
لیکن اب ظلم کی میعاد کے دن تھوڑے ہیں